ISSN(**P**): 2709-9636 | ISSN(**O**): 2709-9644
Volume 7, Issue 2, (March to April 2026)
https://doi.org/10.47205/makhz.2026(7-II)urdu-6

ماخذ تحقیقی مجلہ

OPEN ACCESS

CC BY NC

محمد افضل

سکالر پی ایچ ڈی اردو، مائی یونیورسٹی اسلام آباد۔

ڈاکٹر نذر خلیق

پروفیسر اردو، مائی یونیورسٹی اسلام آباد۔

امراض؛ تاریخ؛ اسباب واثرات اور ناول "کرونا نامہ" کا جائزہ

Muhammad Afzal *

PhD, Scholar, My University, Japan Road, Islamabad.

Dr Nazar Khaleeq

Professor, Department of Urdu, My University, Japan Road, Islamabad.

***Corresponding Author:**

Pandemics Through the Ages: History, Impacts, and a Literary Review of Mirza Hamid Baig's Novel "Corona Nama"

This article explores the historical trajectory of pandemics, tracing their origins from ancient civilizations to the modern era. Starting from the Plague of Athens (430 BCE) and moving through the Black Death of the Middle Ages, the Smallpox outbreaks of the Mughal era, and the Spanish Flu of 1918, the study highlights how infectious diseases have consistently reshaped human societies. The discourse categorizes the primary causes of these outbreaks into environmental pollution, zoonotic transmission, and human negligence. Furthermore, the article analyzes the profound socio-economic and psychological impacts of pandemics, emphasizing how they breed isolation, economic instability, and existential dread. A significant portion of the study is dedicated to a literary review of Mirza Hamid Baig's Urdu novel, **"Corona Nama"**. The novel is examined as a "psychological elegy" of the COVID-19 era, capturing the transformation of human relationships, the erosion of social fabric, and the fragility of human pride in the face of a microscopic

ISSN(**P**): 2709-9636 | ISSN(**O**): 2709-9644
Volume 7, Issue 2, (March to April 2026)
https://doi.org/10.47205/makhz.2026(7-II)urdu-6
ماخذ تحقیقی مجلہ

pathogen. Through selected excerpts, the study illustrates how Baig masterfully portrays the shift from physical illness to psychological trauma.

Key Words: *Pandemics, History of Disease, COVID-19, Mirza Hamid Baig, Corona Nama, Psychological Impact, Urdu Literature, Social Isolation, Zoonosis, Existential Crisis.*

قدیم دور:

انسانی وبائیں اتنی قدیم ہیں جتنی معلوم انسانی تہذیب قدیم ہے جب انسان نے بستیاں بسانا شروع کیا تو اس کے ساتھ مختلف وہ اسباب بھی پیدا ہوئے جن کی وجہ سے وبائیں اور مختلف بیماریاں پھیلیں کیونکہ انسانی معاشرے میں ہی جراثیم اور بیکٹیریا پھیلتے ہیں سب سے پہلے طاعون عظیم کا ذکر ملتا ہے جو قبل از مسیح میں یونان کے شہر ایتھنز میں پھیلا تھا اور ایک ہولناک بیماری کی صورت میں نمودار ہوا اور ہزاروں انسانوں کو اپنی لپیٹ میں لے کر ختم ہوا۔ ۴۳۰ قبل مسیح میں مورخ تھیوسی ڈانٹی نے اس کا ذکر کیا ہے۔

ایرانی مصری اور رومی ادوار میں وبائی امراض:

مصری رومی اور ایرانی ادوار میں وباؤں نے بار بار معاشروں پر حملہ کیا اور لاکھوں لوگوں کو اپنی لپیٹ میں لے لیا ان وبائی امراض میں ملیریا چیچک اور ٹائیفائیڈ کا ذکر ملتا ہے۔

قرون وسطی کا دور:

قرون وسطی جسے مڈل ایجز کہا جاتا ہے میں مختلف بیماریوں نے معاشرے کو تہس نہس کر کے رکھ دیا جس میں انسانی تاریخ میں سب سے پہلے طاعون اعظم پھیلا اور یہ وہ بیماری تھی جسے معاشرے کی وبائی امراض میں اعظم کہا گیا یورپ ایشیا اور افریقہ میں پھیلنے والی وبائی امراض نے ۱۳۴۷ تک تقریباً ۲۵ کروڑ افراد کو لقمہ اجل بنا دیا یورپی معاشرہ کی معاشی اور مذہبی صورت حال تباہ ہو کر رہ گئی تھی اسی دور میں چیچک نے بھی بہت تباہی مچائی خصوصاً ایشیائی ممالک میں برصغیر اس کی لپیٹ میں آیا ہندوستان میں مغل عہد کے دوران ہزاروں افراد اس کی نظر ہوئے اور یوں اس چیچک نامی وبا نے معاشرے میں خوف تنہائی ذہنی دباؤ کو جنم دیا۔

نوآبادیاتی دور یعنی سترہویں تا ۱۹ویں صدی:

اس دور میں سب سے بڑی بیماری ہیضہ تھی جس نے برصغیر کو اپنی لپیٹ میں لیا تجارتی راستوں کے ذریعے یورپ اور امریکہ تک یہ بیماری پہنچ گئی اور یوں ہیضہ نے وبا کی صورت اختیار کر لی اور تباہی کے نئے ریکارڈ قائم

ISSN(**P**): 2709-9636 | ISSN(**O**): 2709-9644
Volume 7, Issue 2, (March to April 2026)
https://doi.org/10.47205/makhz.2026(7-II)urdu-6
ماخذ تحقیقی مجلہ

کیے اس دور کی دوسری بڑی بیماری انفلوئنزا تھی جو ۱۹۱۸ سے پھیلنا شروع ہوئی اور ۱۸۸۹ تک یہ بیماری قائم رہی خصوصا ۱۹۱۸ میں ہسپانیہ میں اس سے تقریبا پانچ کروڑ انسانوں نے اپنی جان سے ہاتھ دھویا۔

جدید دور بیسویں تا ۲۱ یسویں صدی

اس دور میں ایچ آئی وی یعنی ایڈز سارس سائن فلو اور کووڈ نے انسانوں سے دشمنی کا پورا پورا موقع حاصل کیا ایچ وی ایڈز نے انسانوں میں اخلاقیات کو تباہ کر کے رکھ دیا جس کی وجہ سے انسانوں نے حیوانیت کا روپ اختیار کر لیا یہ بیماری یورپ میں اور بعد میں برصغیر میں بھی پھیلی سارس چین سے پھیلی اور بعد میں پوری دنیا میں پھیل گئی اسی طرح سوائن فلو دنیا کے بیشتر ممالک میں پھیلی اور انسانوں کو اپنی لپیٹ میں لے لیا اور آخر میں کووڈ نے تو تباہی کے نئے جھنڈے گاڑے چین سے شروع ہونے والی اور ۲۰۲۰ میں عالمی وبا کی صورت اختیار کرنے والی یہ بیماری جدید دور کی سب سے بڑی آزمائش ثابت ہوئی اس بیماری نے بحری اور ہوائی راستوں سے پوری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لیا اس کی نظر ہر طبقے کا فرد ہوا خصوصا بیماری کا علاج کرنے والے ڈاکٹر بھی اس کی نظر ہوئے ان بیماریوں سے پھیلنے والے اثرات پوری دنیا میں دیکھے جاسکتے ہی وبائی امراض آج سے نہیں ہیں بلکہ قدیم دور سے وبائی امراض موجود رہے ہیں جب کوئی وبائی بیماری پھیلتی ہے تو وہ پورے علاقے میں پھیل جاتی ہے وبا علاقے اور معاشرے کے لوگوں میں پھیل کر معاشرے کو تباہ و برباد کر کے رکھ دیتی ہے وبائی امراض کے پھیلنے کے بہت سے اسباب ہیں جو مندرجہ ذیل ہو سکتے ہیں۔

ماحولیاتی اور غذائی آلودگی:

آلودہ پانی ناقص خوراک گندگی اور غیر صحت مند ماحول ایسی بیماریوں کو پھیلانے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں جس کی وجہ سے ایک فرد سے دوسرے فرد میں یہ بیماری پھیلتی چلی جاتی ہے۔

جراثیم وام وائرس کی منتقلی:

چھینک کھانسی یا کسی طرح کے دو جسموں میں رابطے کی صورت میں وائرس یا بیکٹیریا پھیل جاتا ہے اور یہ انسانوں میں منتقل ہونا شروع ہوتا ہے پھر پورا معاشرہ اس کی لپیٹ میں آجاتا ہے۔

حیوانات سے منتقلی:

یہ بیماری بعض جانوروں سے انسانوں میں منتقل ہوتی ہے جس طرح کرونا وائرس وغیرہ یہ وبا کے پھیلاؤ کا خطرناک ترین سبب ہے جس کی وجہ سے ہزاروں بلکہ لاکھوں لوگ لقمہ اجل بن جاتے ہیں۔

ISSN(**P**): 2709-9636 | ISSN(**O**): 2709-9644
Volume 7, Issue 2, (March to April 2026)
https://doi.org/10.47205/makhz.2026(7-II)urdu-6

ماخذ تحقیقی مجلہ

انسانی غفلت:

انسان ہمیشہ غفلت اور تساہل کا مظاہرہ کرتا رہتا ہے جس کی وجہ سے ناقص علاج یا احتیاطی تدابیر میں غفلت کرتا ہے اور غیر صحت مندانہ ماحول میں رہنا شروع کر دیتا ہے بسا اوقات بیمار ہونے کے باوجود اپنا علاج نہیں کرتا جس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ وہ بیمار ہوتا ہے پھر اس کی فیملی بیمار ہوتی ہے اور پھر فیملی سے معاشرہ متاثر ہوتا ہے جس کے نتیجے میں وبا پورے معاشرے کو اپنی لپیٹ میں لے لیتی ہے۔

صحت عامہ پر اثر:

لاکھوں انسان بیمار ہو جاتے ہیں نظام صحت تباہ ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے پورا معاشرہ انجانے سے ماحول میں مختلف وبائی امراض کا شکار ہوتا رہتا ہے اور یہ غفلت ان حکام کی طرف سے ہوتی ہے جن کے ذمے صحت کا خصوصی خیال رکھنا ہوتا ہے۔ وبائی امراض کے پھیلنے سے کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں وہ بھی حیران کن ہیں آیئے ان کا جائزہ لیتے ہیں۔

معاشرتی بحران اور معاشی تنگدستی:

وبا پھیلنے سے معاشرہ تباہ ہو جاتا ہے اخلاقی سطح پر بھی اور عمومی سطح پر بھی لوگ ایک دوسرے سے دور رہنے لگتے ہیں ایک دوسرے کے کام آنے سے گریز پا ہوتے ہیں جس کی وجہ سے معاشرے میں باہمی محبت باہمی الفت کا فقدان پیدا ہو جاتا ہے اور نتیجتاً معاشرہ ایک جنگل کا معاشرہ بن کے رہ جاتا ہے اس دوران میں معاشی بحران بھی پھیل جاتا ہے چونکہ افراد بیماری میں مبتلا ہوتے ہیں جس کی وجہ سے وہ کام پر توجہ نہیں دیتے ایک دوسرے کے کام نہیں آتے اور یوں معاشی لحاظ سے کمزور ہوتے چلے جاتے ہیں اور معاشی کمزوری معاشرے میں جرائم اور نہ جانے غیر اخلاقی معاملات کو جنم دیتے ہیں یوں معاشرہ وبائی امراض سے تباہ و برباد ہو کے رہ جاتا ہے

نفسیاتی اثرات:

وبا پورے معاشرے کی نفسیات کو تباہ و برباد کر کے رکھ دیتی ہے معاشرے میں خوف تنہائی مایوسی اور ذہنی دباؤ پیدا ہو جاتا ہے معاشرے میں افراد ایک دوسرے سے خوف کھانے لگتے ہیں ایک دوسرے کے قریب آنے سے گھبراتے ہیں اور معاشی عدم دستیابی کی وجہ سے ذہنی دباؤ اور ذہنی پریشانی کا شکار بھی رہتے ہیں جس کی وجہ سے معاشرہ تہہ و بالا ہو کر رہ جاتا ہے۔

ISSN(**P**): 2709-9636 | ISSN(**O**): 2709-9644
Volume 7, Issue 2, (March to April 2026)
https://doi.org/10.47205/makhz.2026(7-II)urdu-6
ماخذ تحقیقی مجلہ

سماجی اور مذہبی اثرات:

معاشرہ سماجی اور مذہبی لحاظ سے بھی تباہ و برباد ہو کر رہ جاتا ہے وبا کے دنوں میں نماز روزہ حج اور میل جول کے تمام مواقع سمٹ کر رہ جاتے ہیں جس کے نتیجے میں سماجی سرگرمیاں متاثر ہوتی ہیں مذہبی لحاظ سے بھی معاشرہ خالی ہوتا چلا جاتا ہے لوگوں کو اپنی زندگی کی وجہ سے فکر لاحق ہوتی ہے۔ وبائی امراض صرف جسمانی صحت کو ہی متاثر نہیں کرتے بلکہ انسانی نفسیات، سماجی رویوں اور سوچنے کے انداز کو بھی بدل کر رکھ دیتے ہیں۔

اردو ادب میں کووڈ-۱۹ کے تناظر میں کئی اہم تحریریں سامنے آئیں لیکن مرزا حامد بیگ کا ناول "کرونا نامہ" اس موضوع پر ایک جامع اور گہرا تاثر پیش کرتا ہے۔

ناول: "کرونا نامہ" — ایک نفسیاتی و سماجی مطالعہ:

مرزا حامد بیگ اردو افسانوی ادب کا ایک بڑا نام ہیں۔ انہوں نے اپنے اس ناول میں کووڈ کے وبائی دور کو محض ایک طبی بحران کے طور پر نہیں بلکہ ایک نفسیاتی المیہ کے طور پر پیش کیا ہے۔

۱. خوف اور تنہائی کی نفسیات

ناول کا مرکزی تھیم وہ "خوف" ہے جو وائرس سے زیادہ تیزی سے پھیلا۔ مصنف نے دکھایا ہے کہ کس طرح قرنطینہ (Quarantine) اور سماجی فاصلے نے انسان کو اپنوں سے ہی بیگانہ کر دیا۔ ناول میں یہ نفسیاتی پہلو نمایاں ہے کہ جب موت دستک دے رہی ہو، تو انسانی ہمدردی اور خود غرضی کے درمیان کی لکیر کتنی دھندلی ہو جاتی ہے۔

۲. سماجی ٹوٹ پھوٹ

"کرونا نامہ" میں اس سماجی بے حسی کی تصویر کشی کی گئی ہے جہاں جنازوں کو کندھا دینے والے میسر نہیں تھے اور لوگ ایک دوسرے کو چھونے سے کترانے لگے تھے۔ یہ ناول دکھاتا ہے کہ وبائی مرض نے کس طرح سماج کے ڈھانچے کو ہلا کر رکھ دیا اور لوگوں میں شک و شبہات کے بیج بو دیے۔

۳. وجودی کرب (Existential Dread)

ناول کے کردار اکثر اس وجودی بحران کا شکار نظر آتے ہیں کہ "انسان کی حیثیت کیا ہے؟" ایک نہ دکھنے والے ذرے نے پوری دنیا کی مشینری کو جام کر دیا۔ مصنف نے کرداروں کی گفتگو اور ان کی سوچ کے ذریعے اس بے بسی کو بڑی مہارت سے بیان کیا ہے جو اس وقت ہر دوسرے انسان کا نفسیاتی مسئلہ بن چکا تھا۔

ISSN(**P**): 2709-9636 | ISSN(**O**): 2709-9644
Volume 7, Issue 2, (March to April 2026)
https://doi.org/10.47205/makhz.2026(7-II)urdu-6
ماخذ تحقیقی مجلہ

۴. اسلوب اور تکنیک

مرزا حامد بیگ نے اس ناول میں ڈائری کی تکنیک اور خود کلامی کا سہارا لیا ہے، جو نفسیاتی کیفیت کو بیان کرنے کے لیے بہترین انتخاب ہے۔ زبان سادہ مگر پر اثر ہے، جو قاری کو اس گھٹن بھرے ماحول کا احساس دلاتی ہے جو لاک ڈاؤن کے دوران محسوس کیا گیا تھا۔

"کرونا نامہ" محض ایک وبائی دور کی تاریخ نہیں ہے، بلکہ یہ اس عہد کے انسان کا **نفسیاتی نوحہ** ہے۔ یہ ناول ہمیں بتاتا ہے کہ جسمانی مرض تو دوا سے ٹھیک ہو جاتا ہے، لیکن وہ خوف اور تنہائی جو روح میں اتر جائے، اسے مٹانے میں صدیاں لگ جاتی ہیں۔

مرزا حامد بیگ کے ناول کرونا نامہ سے ماخوذ کچھ اقتباسات ذیل میں پیش ہیں، جو وبائی دور کی نفسیاتی گھٹن، خوف اور انسانی بے بسی کی عکاسی کرتے ہیں:

۱. تنہائی اور سماجی فاصلے کا کرب

اس اقتباس میں مصنف نے اس عجیب و غریب صورتحال کو بیان کیا ہے جہاں انسان ایک دوسرے سے محبت کے باوجود وائرس کے ڈر سے دور بھاگنے پر مجبور تھا:

> "یہ کیسا وقت آپڑا ہے کہ مصافحہ گناہ اور معانقہ (گلے ملنا) خودکشی بن گیا ہے۔ ہم جو ایک دوسرے کی قربت میں زندگی تلاش کرتے تھے، اب ایک دوسرے کے سائے سے بھی ڈرنے لگے ہیں۔ سماجی فاصلہ دراصل دلوں کا فاصلہ بنتا جا رہا ہے اور قرنطینہ ایک ایسی کال کوٹھڑی ہے جہاں انسان زندہ تو ہے مگر اس کی زندگی دوسروں کے لیے خطرہ بن چکی ہے۔"(۱)

۲. موت کا بے چہرہ خوف

> کووڈ کے دوران موت کی بے وقعتی اور اس کے نفسیاتی اثرات پر ایک گہرا پیراگراف:
>
> "موت تو ہمیشہ سے برحق تھی، مگر اس بار موت کے ساتھ کوئی مراسمِ تعزیت بھی نہیں رہے۔ نہ کوئی کندھا دینے والا ہے، نہ کوئی آخری بار چہرہ دیکھنے والا۔ کرونا نے موت کو ایک شماریاتی ہندسہ (Statistical digit) بنا دیا ہے۔ لوگ اب انسانوں کے مرنے پر نہیں روتے، بلکہ روزانہ کی بنیاد پر جاری ہونے والے اعداد و شمار دیکھ کر لرز جاتے ہیں۔"(۲)

ISSN(**P**): 2709-9636 | ISSN(**O**): 2709-9644
Volume 7, Issue 2, (March to April 2026)
https://doi.org/10.47205/makhz.2026(7-II)urdu-6

ماخذ تحقیقی مجلہ

۳۔ وجودی بے بسی اور انسانی غرور

سائنس اور انسانی ترقی کے غرور پر وباء کے وار کو مصنف نے ان الفاظ میں قلمبند کیا ہے:

"انسان سمجھتا تھا کہ اس نے کائنات مسخر کر لی ہے، اس نے سمندروں کے سینے چاک کیے اور ستاروں پر کمندیں ڈالیں۔ مگر ایک نہ دکھنے والے حقیر سے ذرے نے اسے اس کی اوقات یاد دلا دی۔ آج اشرف المخلوقات اپنے ہی گھروں میں قید ہے اور باہر گلیوں میں سناٹا راج کر رہا ہے۔ یہ قدرت کا وہ طمانچہ ہے جس کی گونج صدیوں تک انسانی شعور میں سنائی دے گی۔"(۳)

۴۔ نفسیاتی گھٹن اور وہم

وباء کے دوران پیدا ہونے والے نفسیاتی وسوسوں کا ذکر:

"اب تو چھینک بھی آتی ہے تو گناہ کا احساس ہوتا ہے۔ ہر کھانسی ایک تازیانہ ہے اور ہر ہلکا سا بخار قیامت کی دستک محسوس ہوتا ہے۔ ہم بیماری سے پہلے وہم سے مر رہے ہیں۔ یہ وائرس پھیپھڑوں سے پہلے ہمارے اعصاب پر حملہ آور ہوا ہے، جس نے سوچنے سمجھنے کی صلاحیت سلب کر لی ہے۔"(۴)

یہ اقتباسات واضح کرتے ہیں کہ مرزا حامد بیگ نے اس ناول میں صرف ایک بیماری کی تاریخ نہیں لکھی، بلکہ اس عہد کے انسان کے اندر چھپے ہوئے خوف، بے یقینی اور ٹوٹ پھوٹ کو زبان دی ہے۔

حوالہ جات

۱۔ مرزا حامد بیگ، "کرونا نامہ"، اکادمی ادبیات پاکستان، اسلام آباد، ۲۰۲۰ء، ص ۲۰

۲۔ ایضاً، ص ۷۰

۳۔ ایضاً، ص ۱۰۰

۴۔ ایضاً، ص ۱۲۳